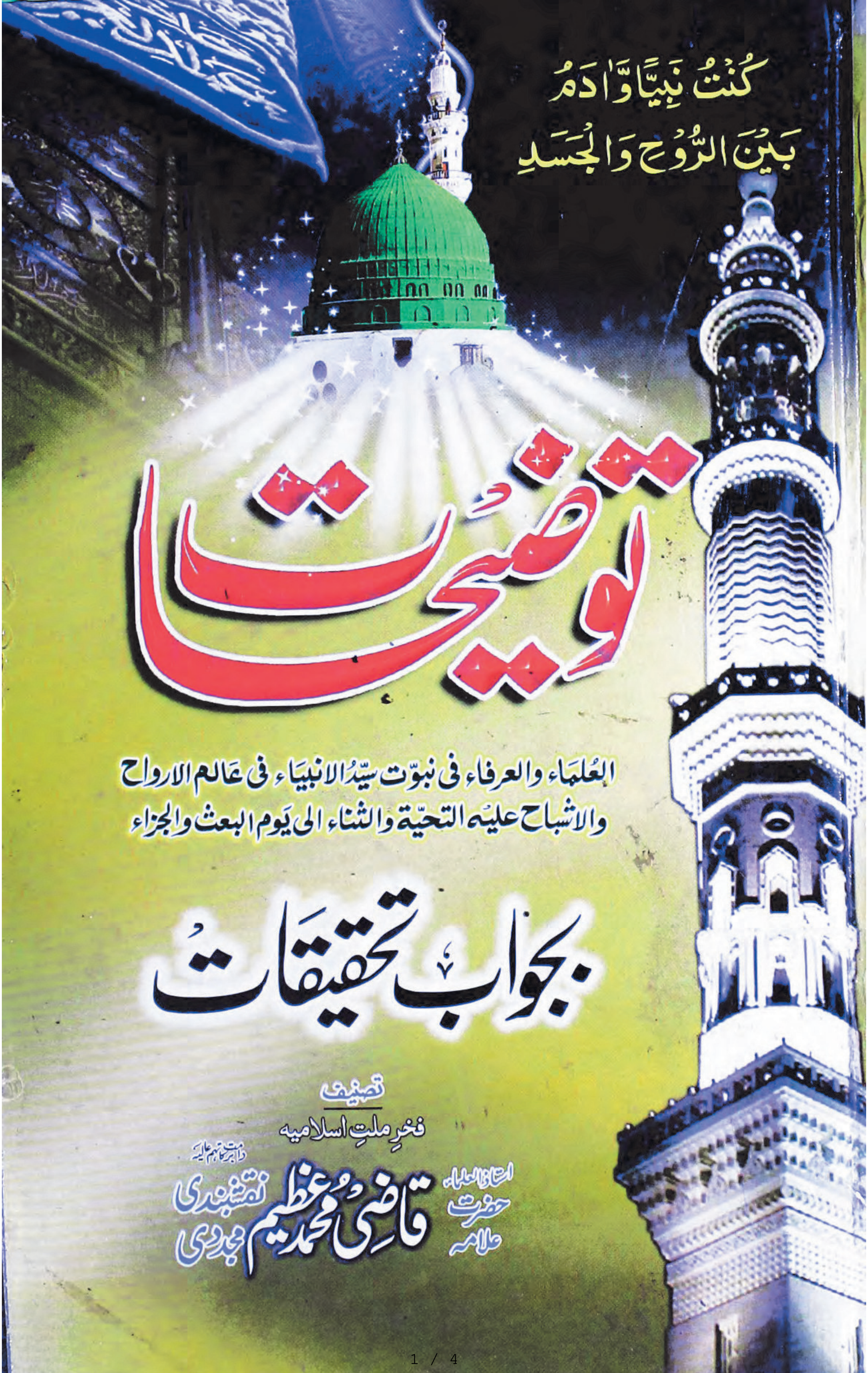


كُنْتُ نَبِيًّا وَّادَمُ
بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

# توضیحات

العُلماء والعرفاء فی نبوّت سیّدُ الانبیاء فی عالم الارواح
والاشباح علیہ التحیّۃ والثناء الی یوم البعث والجزاء

## بجوابِ تحقیقات


تصنیف
فخرِ ملتِ اسلامیہ
استاذ العلماء حضرت علامہ
قاضی محمد عظیم نقشبندی مجددی
دامت برکاتہم العالیہ

كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ
بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

# [illegible]

العلماء والعرفاء في نبوة سيد الانبياء في عالم الارواح
والاشباح عليه التحية والثناء الى يوم البعث والجزاء

# بجوابِ تحقیقات


فخرِ ملتِ اسلامیہ
شیخ الحدیث والتفسیر مناظرِ اسلام مفتی [illegible] استاذ العلماء
حضرت علامہ [illegible] نقشبندی مجددی
دامت برکاتہم العالیہ

کتاب کا نام............توضیحات بجواب تحقیقات

مصنف.....فخر ملت اسلامیہ استاذ العلماء قاضی محمد عظیم نقشبندی مدظلہ العالی

کمپوزر............ صغیر احمد قادری اینڈ عدیل احمد

طباعت............شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ بمطابق، جولائی ۲۰۱۲ء

ناشر.....قادری کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ سنٹر کھوئیرٹہ آزاد کشمیر

بتعاون............خطیب اہلسنت حضرت مولانا علامہ محمد رمضان فیضی مدظلہ العالی (یو۔کے)

ملنے کے پتے

M.RAMZAN FAZIE

27 GATIS STREET WOLVERHAMPTON

WV6 OES U K

00447867790821

صغیر احمد قادری کمپوزنگ اینڈ پرنٹنگ سنٹر کھوئی رٹہ آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆



☆☆☆☆☆☆☆

پھر نبوت، تجلی الٰہی ہے، رسول اللہ ﷺ کی نبوت نور الٰہی ہے، جسد عنصری مادی ارضی ہے، نور الٰہی، تجلی الٰہی پر اس کا غلبہ کیسا؟ مزید چالیس سال کی عمر کی تکمیل پر الگ نبوت کا قول محال شرعی ہے کیونکہ کنت نبیاً صحابہ کے سوال متی وجبت لك النبوة کا جواب ہے صحابہ نے نبی ہونے (اور نبوت دیئے جانے کا کل عرصہ اور کل زمانہ پوچھا ہے۔ ملا جیون رحمہ اللہ نے فرمایا: "اذا ومتی ید لان علی عموم الزمان و کلیة" (نور الانوار، ص۔۱۴۲)

لہذا چالیس سال کی تکمیل پر نبوت دیئے جانے کا عندیہ مستلزم محال ہے، کیونکہ کنت نبیاً حدیث صحیح مرفوع ہے اور تواتر معنوی کی قوت سے لبریز ہے۔ اس نبوت کو جو کہ کنت نبیاً سے ثابت اور مبرہن ہے بالقوہ یا بالفعل کہنا غلط اور خلاف اصول ہے۔

جہاں تک عالم ارواح اور عالم اجساد والی نبوت کے احکام کی علیحدگی کا تعلق ہے وہ اس معنی میں مسلم ہے کہ عالم ارواح میں نبوت کا کردار اور نبوت کی ذمہ داری ارواح انبیاء اور ملائکہ کی تربیت اور تعلیم تھی، روحانی دنیا میں نبوت کے فرائض اور تعلیم و تربیت کا دائرہ کار یہی تھا اور یہی مناسب تھا۔ لیکن عالم اجساد میں انسانوں کی تعلیم و تربیت کا معاملہ اور طریقہ مختلف ہے، وحی آسمانی کی تعلیم و تبلیغ کے لئے شعور، فطانت، قوت جہاد اور اجتہاد، دور اندیشی، مصلحت کوشی، تفکر و تدبر، ضبط و تحمل فرشتہ کو دیکھنے کی قوت و صلاحیت، قدسیانہ دباؤ کی برداشت اور دامن زیست کا عصمت و طہارت کی پاکیزگی سے معطر اور عطر بیز ہونا ضروری اور لازمی ہے، ان اوصاف کی جامعیت کے لئے بلوغت جسمانی اور بلوغت روحانی شرط ہے، جس کا وجود چالیس سال کی عمر سے وابستہ ہے، اسی لئے چالیس سال عمر کا مکمل ہونا بعثت کی شرط ہے، نبوت کی شرط نہیں علامہ سعد الدین التفتازانی، امام رازی اور سید محمود آلوسی رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے، اسکی پوری تفصیل عنوان کے تحت اندر کے صفحات میں موجود ہے وہاں دیکھ لی جائے۔

مزید برآں چالیس سال کی حد اور شرط اس وقت موثر ہے جب روح کا ارتباط اور تعلق